سَالِمٌ مَولٰی اَبِی حُذَیفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم

للدکتور طٰہٰ حسن

اَقبَلَ سَلَامُ بنُ جُبَیرٍ القُرَظِیُّ مِنَ الشَّامِ، کَعَھدِہٖ فِی کُلِّ عَامٍ، بِتِجَارَۃٍ عَظِیمَۃٍ فِیھَا فُنُونٌ مِنَ العُرُوضِ

سلام بن جبیر القرظی ہرسال کی طرح اس سال بھی شام سے بہت سا تجارتی سامان لے کر آئے، جس میں مختلف قسم کا ساز وسامان

وَضُرُوبٌ مِنَ المَتَاعِ بَعضُہٗ مِمَّا تُخرِجُ الشَّامُ، وَبَعضُہٗ مِمَّا یَصنَعُ اَھلُ الجَزِیرَۃِ وَ بَعضُہٗ مِمَّا تَحمِلُہٗ

اور اسباب موجود تھے۔ کچھ سامان اہل شام کا تیار کردہ تھا، کچھ اہل جزیرہ کا تیار کردہ تھا اور کچھ وہ چیزیں تھی جنہیں لے جاتے

الرُّومُ اِلٰی دِمَشقَ وَ بُصرٰی وَتَبِیعُہٗ مِن قَوَافِلِ العَرَبِ وَالیَھُودِ لِیَحمِلُوہُ اِلَی الاَرضِ البَعِیدَۃِ الَّتِی

روم والے دمشق اور بصرہ، اسے عرب اور یہود کے قافلوں کو بیچ دیتے تاکہ وہ ان چیزوں کو ان دور دراز جگہوں تک لے جائیں جہاں

لَا تَصِلُ اِلَیھَا یَدُ قَیصَرَ۔ وَلَا یَبلُغُھَا سُلطَانُہٗ فِی نَجدٍ وَالحِجَازِ وَفِی تِھَامَۃَ وَالیَمَنِ۔ وَلَم یَکُن سَلَامُ بنُ جُبَیرٍ

قیصر کی حکومت نہیں تھی۔ قیصر کی حکومت نجد، حجاز، تہامہ اور یمن کے علاقہ پر نہ تھی۔ اور سلام بن جبیر ابھی تک

یَستَقِرُّ فِی بَنِی قُرَیظَۃَ وَیُرِیحُ نَفسَہٗ مِن سَفَرٍ شَاقٍّ طَوِیلٍ، حَتّٰی عَرَضَ مَتَاعَہٗ ذَاکَ المُختَلِفَ لِلنَّاسِ

بنو قریظہ میں ٹھہرے بھی نہیں اور نہ ہی اپنے آپ کو مشقت آمیز طویل سفر سے آرام پہنچایا، یہاں تک کہ اپنا مختلف قسم کا سامان لوگوں کے سامنے پیش کردیا

صاحب مضمون کا تعارف:

نام طٰہٰ حسین، ۱۸۸۹ء میں مصر میں پیدا ہوئے، اور چھوٹی عمر میں ہی بصارت کھو بیٹھے۔ قرآن حفظ کرنے کے بعد جامعۃ الازہر داخلہ لیا، لیکن تعلیم مکمل نہیں کی، آپ ادباء کی مجالس میں بیٹھے اور ادب عربی کی تعلیم پر خوب محنت کی اور پارس کی طرف سفر کیا اور وہاں کی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور جامعہ مصریہ کے کلیۃ الآداب میں استاد بن گئے، اور پھر اسی کالج کے نگران منتخب ہوئے، بعض مسائل میں جمہور کے مشہور مسلک سے اختلاف کیا اور اعتدال سے ہٹ گئے ان کی کتاب الشعر الجاہلی نے مصر میں شور برپا کردیا جس کی وجہ سے اکثر دیندار اور اہل علم طبقہ آپ سے ناراض ہوگیا۔

توضیح اللغۃ:

عام: بمعنی سال، جمع أعوام... فنون: الفن کی جمع بمعنی قسم، حال، اور اس کی جمع أفنان بھی آتی ہے، اور جمع الجمع: أفانین بمعنی مختلف اسلوب، از (ن) مزین کرنا، مشقت میں ڈالنا، از (تفعیل) ملانا، از (تفعل) قسم بہ قسم ہونا، از (افتعال) اچھے اسلوب سے بیان کرنا...... العروض: العرض کی جمع بمعنی سامان، اسباب، چوڑائی، وسعت، بڑا لشکر......

المتاع: سونے چاندی کے علاوہ سامان زندگی، ہر وہ شی جس کو انسان پہنے یا بچھائے، ہر وہ چیز جس سے تھوڑا سا نفع اٹھایا جائے پھر فنا ہوجائے، اس کی جمع أمتعۃ اور جمع الجمع أماتع، أماتیع۔

فَاَقبَلَ عَلَیہِ اَھلُ یَثرِبَ مِنَ الاَوسِ وَالخَزرَجِ وَاَقبَلَ عَلَیہِ مَن حَولَ یَثرِبَ مِن یَھُودٍ یَنظُرُونَ وَیَشتَرُونَ

سو متوجہ ہوئے مدینہ والوں میں سے اوس اور خزرج کے لوگ اور متوجہ ہوئے مدینہ کے ارد گرد کے یہودی بھی دیکھتے اور خریدتے رہے،

وَلَم تَمضِ اَیَّامٌ حَتّٰی کَانَ سَلَامُ بنُ جُبَیرٍ قَد بَاعَ تِجَارَتَہٗ وَاَفَادَ مِنھَا مَالًا کَثِیرًا، وَلَولَا ھٰذَا الصَّبِیُّ الَّذِی

زیادہ دن نہیں گزرے تھے یہاں تک کہ سلام بن جبیر نے تجارتی سامان بیچ دیا اور اسے بہت سارا مال نفع میں حاصل کیا، اور اگر وہ بچہ ہوتا جو

عَرَضَہٗ سَلَامٌ عَلَی العَرَبِ فَرَغِبُوا عَنہُ وَعَلَی الیَھُودِ فَزَھِدُوا فِیہِ لَرَضِیَت نَفسُ سَلَامٍ کُلَّ الرِّضَاءِ

سلام بن جبیر نے عرب پر پیش کیا تو انہوں نے اعراض کیا اور یہود کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس میں دلچسپی نہ لی، تو سلام کا دل بہت خوش ہوتا

وَلَاَنفَقَ الاَشھُرَ المُقبِلَۃَ مُطمَئِنًّا مُغتَبِطًا مُتَجَوِّلًا فِی اَحیَاءِ یَثرِبَ مُرسِلًا رَقِیقَہٗ وَاَخلَاءَہٗ

اور آنے والے مہینوں میں اطمینان وخوشی کے ساتھ مدینہ کی گلیوں میں آزاد گھومتا اور خرچ کرتا اور اپنے غلاموں اور دوستوں کو بھیجتا

فِیمَا حَولَ یَثرِبَ مِن اَحیَاءِ العَرَبِ وَالیَھُودِ وَفِی اِعمَاقِ البَادِیَۃِ یَجلِبُونَ لَہٗ مِنَ المَتَاعِ الَّذِی یَحمِلُہٗ اِلَی الشَّامِ

مدینہ کے اطراف میں عرب اور یہود کے محلوں کی طرف، اور دور دراز کے دیہاتوں میں، جو اس کے لیے وہاں سے سامان لاتے جس سے یہ شام لے جاتے

مَتٰی اَقبَلَ فَصلُ الرِّحلَۃِ اِلَی الشَّامِ۔ وَلٰکِن ھٰذَا الصَّبِیُّ کَانَ غُصَّۃً فِی حَلقِہٖ وَحَسرَۃً فِی قَلبِہٖ۔ قَدِ اشتَرَاہُ فِی

جب شام کی طرف واپسی جانے کا موسم آتا۔ لیکن یہ بچہ ان کے گلے کا پھندا اور دل کی حسرت بن کر رہ گیا تھا، اس کو خریدا تو

بُصرٰی مِن بَعضِ الکَلبِیِّینَ بِثَمَنٍ بَخسٍ زَھِیدٍ، وَقَدَّرَ فِی نَفسِہٖ اَنَّہٗ سَیَبِیعُہٗ مِن بَعضِ اَھلِ یَثرِبَ

بصری میں کسی کلبی سے سستے، اور بہت تھوڑے داموں، اور اس نے اپنے دل میں سوچا تھا کہ مدینہ میں کسی کو بیچ دوں گا



فَیَربَحُ فِی ثَمَنِہٖ ذَاکَ الَّذِی اَدَّاہُ مِثلَیہِ اَو اَمثَالَہٗ۔ وَلٰکِنَّ اَھلَ یَثرِبَ مِنَ العَرَبِ وَالیَھُودِ لَم یَعھَدُوا

اور اس کی قیمت خرید سے دوگنا یا کئی گنا نفع حاصل کر ہی لوں گا، لیکن عرب اہل مدینہ اور یہود کو سمجھ نہ آیا کہ

سَلَامًا جَالِبًا لِلرَّقِیقِ اَو مُتَّجِرًا فِیہِ۔ فَلَمَّا رَاَوہُ یَعرِضُ عَلَیھِم ھٰذَا الصَّبِیَّ وَیُلِحُّ فِی عَرضِہٖ

سلام غلام سے جان چھڑانے والا ہے یا اسے بیچنے والا ہے، جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے بچہ پیش کرتے ہیں اور اسکے پیش کرنے میں اصرار کرتے ہیں

وَیَرغَبُ فِی شِرَائِہٖ، اَنکَرُوا مِنہُ ذٰلِکَ وَظَنُّوا بِہِ الظُّنُونَ۔ وَقَالَ قَائِلُھُم: اِنَّمَا اشتَرٰی سَلَامٌ ھٰذَا الغُلَامَ لِنَفسِہٖ

اور اس کو خریدنے میں رغبت دلاتے ہیں تو ان کو یہ اوپرا سا لگا اور مختلف گمان کرنے لگے، کسی کہنے والے نے کہا کہ سلام نے یہ غلام اپنے لیے خریدا تھا

توضیح اللغۃ:

فزهدوا: از (س، فہ ک) بے رغبتی کر کے چھوڑ دینا، منہ موڑ لینا، از (ف) پھلوں کا اندازہ لگانا، از (افتعال) کم سمجھنا، از (تفعل) عبادت کے لئے دنیا کو چھوڑ دینا...... الرحلة: بمعنی کوچ سفر نامہ از (ف) بمعنی ترک وطن کرنا، کجاوہ کسنا، سوار ہونا از (تفعیل) بمعنی کوچ کرانا، از (مفاعلة) بمعنی کوچ کرنے میں مدد دینا... غصة: بمعنی وہ چیز جو گلے میں پھنس جائے...... غم: از (ن) بمعنی اچھو لگنا، کھانے یا پینے سے پھندا لگنا، اگر مصدر غصة ہو بمعنی کاٹنا، از (افعال) بمعنی اچھو لگوانا...... مغتبطا: از (افتعال) خوشی اور اچھی حالت میں رہنا، از (ض) کسی شئی کو معلوم کرنے کے لئے ہاتھ سے ٹٹولنا، از (ض، ف) کسی کی نعمت کو دیکھ کر اپنے لئے بھی تمنا کرنا، از (تفعیل) رشک دلانا، از (افعال) ڈھانپ لینا...... رقيق: غلام، پتلا، خوش حالی اور آسودگی، آسان وخوشگوار، جمع أرقاء...... أحلافه: الحلف کی جمع بمعنی دوستی، عہد و پیمان، وہ دوست جو بے وفائی نہ کرنے کی قسم کھائے، از (ض) قسم کھانا، از (افعال وتفعیل) قسم کھلانا، از (مفاعله) معاہدہ کرنا...... يجلبون: از (ن، ض) ہانک کر لانا، از (افعال) جمع کرنا، دھمکانا، آگے بڑھنے پر اکسانا، شور وغوغا کرنا، از (س) اکٹھا ہونا، از (ن) گناہ کرنا، از (تفعیل) چیخنا، ڈانٹنا...... زهيد: کم، حقیر، اس کی جمع زہدان...... يلح: از (افعال) اصرار کرنا، جھک کر دیر کرنا، از (س) کیچڑ سے چپکنا،

فَلَا نَأْمَنُ أَنْ يَكُونَ قَدْ رَأَى فِيهِ مِنَ الْعَيْبِ أَوِ الْآفَةِ مَا زَهَّدَهُ فِيهِ فَهُوَ يَبِيعُنَا

اس لیے ہمیں اطمینان نہیں، ہوسکتا ہے اس میں عیب یا آفت دیکھی ہو جس کی وجہ سے بے رغبتی کر رہے ہیں، تو وہ ہمیں بیچ رہے ہیں

مَا لَيْسَ فِيهِ أَرَبٌ. وَكَانَ الصَّبِيُّ بَادِيَ السُّقْمِ ظَاهِرَ الضُّرِّ. كَأَنَّهُ قَدْ لَقِيَ مِنَ الَّذِينَ اتَّجَرُوا فِيهِ ضُرًّا وَنُكْرًا.

جس میں خود ان کو ضرورت نہیں ہے، اور بچہ بہت بیمار اور تکلیف میں تھا، گویا اس نے تاجروں کے ہاتھوں بہت تکلیف اور برائی اٹھائی ہے

وَلَمْ يَكُنْ يُحْسِنُ الْعَرَبِيَّةَ، بَلْ لَمْ يَكُنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُفْصِحَ عَنْ ذَاتِ نَفْسِهِ. وَلَمْ يَكُنْ يُحْسِنِ الرُّومِيَّةَ

اور یہ بچہ عربی بھی صحیح طرح نہیں بول سکتا تھا، بلکہ اپنے بارے میں بھی کچھ بتانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا اور نہ رومی زبان صحیح بول سکتا تھا

بَلْ لَمْ يَنْطِقْ مِنْهَا حَرْفًا. وَإِنَّمَا كَانَ إِذَا كَلَّمَهُ سَيِّدُهُ أَوْ غَيْرُ سَيِّدِهِ مِنَ النَّاسِ الْتَوَى لِسَانُهُ بِأَلْفَاظٍ فَارِسِيَّةٍ

بلکہ اس کا ایک حرف نہیں بول سکتا تھا، جب اس کا آقا یا کوئی آدمی اس سے بات کرتا ہے تو اس کی زبان فارسی کے ایسے الفاظ کی طرف مڑ جاتی

لَا يَفْهَمُهَا عَنْهُ أَحَدٌ. وَكَانَ سَلَّامٌ يَزْعُمُ لِلنَّاسِ أَنَّ هٰذَا الصَّبِيَّ ذَكِيُّ الْفُؤَادِ صَنَّاعُ الْيَدِ مَوْفُورُ النَّشَاطِ

جنہیں کوئی نہیں سمجھ پاتا۔ سلام لوگوں کو یہ بتاتے کہ بچہ تیز خاطر، دست کار اور پھرتیلا ہے،

إِذَا صَلُحَتْ حَالُهُ وَوَجَدَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يُقِيمُ أَوَدَهُ. وَكَانَ يَزْعُمُ لَهُ أَنَّهُ سَلِيلُ أُسْرَةٍ فَارِسِيَّةٍ شَرِيفَةٍ

(بشرطیکہ) جب اس کی حالت درست ہو جائے اور ایسا کھانا ملے جو اس کے ٹیڑھے پن کو درست کردے، اور یہ بتاتے کہ یہ بچہ معزز فارسی خاندان سے ہے

أَقْبَلَتْ مِنْ إِصْطَخْرَ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ فِي الْأُبُلَّةِ، فَمَلَكَتْ أَرْضًا وَاسِعَةً وَزَارَعَتْ فِيهَا النَّبَطَ.

جو اصطخر سے آکر ابلہ میں آباد ہو گیا، پھر وسیع زمین کا مالک ہوا اور اس زمین میں قوم نبط نے کھیتی باڑی کی

توضیح اللغۃ:

أرب: حاجت، ضرورت، انتہا، جمع آراب...... الضر: تنگی، بدحالی، نقصان، سختی، جمع أضرار...... نكرا: بہت برا کام، چالاکی، تیز فہمی، از (س) واقف ہونا، از (ک) دشوار ہونا، از (تفعیل ومفاعله) دھوکہ دینا، لڑائی کرنا، از (افعال) جاہل ہونا، از (تفعل) اچھی حالت سے بدحال ہونا، اجنبی ہونا، بدخلق ہونا، از (تفاعل) دانستہ ناواقف بننا، آپس میں دشمنی کرنا...... التوى: از (افتعال) مڑنا، دشوار ہونا، از (س) ٹیڑھا ہونا، خشک ہونا، از (مفاعله) لپٹنا، از (افعال) امیر کے جھنڈے کو سینا، اشارہ کرنا، از (تفعل) مڑنا، از (تفاعل) جمع ہونا، ایک دوسرے پر لپٹنا، از (استفعال) ہلاک ہونا...... ذكي: جمع أذكياء، از (ف، س، ک) تیز خاطر ہونا، از (تفعیل) بھڑکانا، ذبح کرنا، از (ن) ذبح کرنا، از (افعال) بھڑکانا، روشن کرنا...... صناع اليد: کاریگری میں ماہر، صنع از (ف) بنانا، اچھی تربیت کرنا، از (تفعیل) مزین کرنا، از (افعال) سکھنا، دوسرے کو مدد دینا، از (مفاعلة) نرمی کرنا، رشوت دینا، از (افتعال) تیار کرنے کا حکم دینا، پیش کرنا...... موفور: بکمل چیز، از (ض) پورا کرنا، حفاظت کرنا... النشاط: چست و پھرتیلا، چست اہل عیال والا، از (س) ہشاش بشاش ہونا، پھرتیلا

چست ہونا، از (تفعیل) گرہ دینا، چست بنانا...... أود: ٹیڑھا پن، مشقت، از (س) ٹیڑھا ہونا، از (ن) گرانبار کرنا، تھکا دینا، از (تفعل) شاق گزرنا...... النبط: ایک عجمی قوم جو عراقین کے درمیان آباد رہتی تھی پھر اس لفظ کا استعمال عوام الناس کے لئے ہونے لگا، جمع أنباط، نبيط۔

وَمَلَكَتْ تِجَارَةً عَرِيضَةً كَانَتْ تُصَرِّفُهَا فِي أَطْرَافِ الْعِرَاقِ. فَإِذَا سُئِلَ مِنْ أَنْبَاءِ هٰذِهِ الْأُسْرَةِ

اور لمبی چوڑی تجارت کرتے، جو عراق کے اطراف تک صرف کرتے تھے، جب ان سے اس لڑکے کے خاندان کے بارے میں پوچھا جاتا

عَنْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُحِرْ جَوَابًا. وَإِنَّمَا يَقُولُ: زَعَمَ لِي مَنْ بَاعَنِي هٰذَا الصَّبِيَّ أَنَّ الْعَرَبَ

مزید تفصیلات، تو ان کوئی جواب نہ آتا، صرف اتنا کہتے کہ جس نے یہ بچہ بیچا اس نے مجھے بتایا تھا کہ عرب

اِخْتَطَفُوهُ حِينَ أَغَارُوا مَعَ الرُّومِ عَلَى الْأُبُلَّةِ. فَبَاعُوهُ مِنْ بَنِي كَلْبٍ،

نے اسے اس وقت اغوا کیا تھا جب انہوں نے رومیوں کے ساتھ مل کر ابلہ پر حملہ کیا تھا، پھر انہوں نے بنی کلب کو بیچ دیا

وَتَعَرَّضَ بِهِ بَنُو كَلْبٍ فِي بُصْرَى يُرِيدُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ لِبَعْضِ تُجَّارِ الْعَرَبِ أَوِ الْيَهُودِ. وَقَدْ رَأَيْتُهُ

اور بنو کلب یہ بچہ عرب یا یہودی تاجروں کو فروخت کرنے کے لیے بصری میں لائے، اور جب میں نے اسے دیکھا

فَرَقَّ لَهُ قَلْبِي وَمَالَتْ إِلَيْهِ نَفْسِي، وَقَدَّرْتُ أَنْ سَيَكُونُ لَهُ شَأْنٌ أَيُّ شَأْنٍ،

تو میرا دل اس کے لیے نرم ہو گیا اور میری طبیعت اس کی طرف مائل ہوئی، میں نے اندازہ لگایا کہ عنقریب اس کی کوئی نہ کوئی تو شان ہوگی،

توضیح اللغۃ:

لم یحر: از (افعال) گھٹانا، کم کرنا، از (ض) گھٹنا، از (تفع) دو چیزوں میں سے اولی یا قابل استعمال کو طلب کرنا...... اختطفوہ: از (افتعال) اچک لینا، از (س) چندھا کر دینا، از (س، ض) تیز چلنا، از (تفعیل) اچک لینا، از (افعال) خطا کرنا، بیماری کا زائل ہونا۔

فَاشْتَرَيْتُه فِيمَا اشْتَرَيْتُ مِنَ الْمَتَاعِ وَالْعُرُوضِ. هُنَالِكَ كَانَ النَّاسُ يَقُولُوْنَ لَه، فَلِمَ تُمْسِكُهُ

چنانچہ دیگر خرید کردہ سازوسامان میں سے، میں نے اسے بھی خرید لیا، وہاں پر لوگ اسے کہتے کہ تو اسے کیوں نہیں رکھتا

عَلَيْكَ إِذَنْ؟ فَيَقُوْلُ، إِنَّ مَا انْفَقْتُ مِنَ الْمَالِ فِيهِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَآثَرُ عِنْدِي مِنْه. وَمَاذَا أَصْنَعُ بِصَبِيٍّ

اپنے پاس؟ تو وہ کہتا کہ جو مال میں نے اسے خریدنے میں خرچ کیا ہے وہ مجھے زیادہ محبوب وپسندیدہ ہے، میں ایسے بچے کا کیا کروں گا

لَا أُحْسِنُ الْقِيَامَ عليه وَلَا يُحْسِنُ هُوَ أَنْ يَقُوْمَ عَلَى نفسِه، وَلَيْسَ لِي أَهْلٌ أَكِلُه إِلَيْهِمْ؟

جس کے اچھے قیام کا میں بندوبست نہیں کر سکتا، نہ وہ خود اپنے آپ کو سنبھال سکتا ہے، اور نہ میرا خاندان ہے جو اس کا کھانا پینا کر دے،

وَالصَّبِيُّ مَعَ ذٰلِكَ ذَكِيُّ الْقَلْبِ صَنَاعُ الْيَدِ مَوْفُوْرُ النَّشَاطِ إِنْ صَلُحَتْ حَالُه وَأَصَابَ مِنَ الطَّعَامِ

اس کے باوجود بچہ تیز خاطر ہاتھ کا کاریگر اور پھرتیلا ہے، بشرطیکہ جب اس کی حالت درست ہوجائے اور اتنا کھانا ملے

مَا يُقِيمُ أَوَدَه. اُنْظُرُوا إِلَى عَيْنَيْهِ كَيْفَ تَدُوْرَانِ وَلَا تَكَادَانِ تَسْتَقِرَّانِ عَلَى شَيْءٍ. إِنَّهُ سَرِيْعُ الْحِسِّ

جو اس کے ٹیڑھے پن کو درست کر دے، اس کی آنکھیں دیکھو! کیسے گھومتی ہیں، کسی ایک چیز پر ٹکتی ہی نہیں، اس کی حس انتہائی تیز ہے

يَخْطَفُ مَا يَرَى دُوْنَ أَنْ يَتَثَبَّتَه. وَانْظُرُوا إِلَيْهِمَا كَيْفَ تَتَوَقَّدَانِ كَأَنَّهُمَا جَذْوَتَانِ. وَلٰكِنِ

جس چیز کو دیکھتا ہے اس پر نظریں جمائے بغیر اُچک لیتا ہے، آنکھوں کی طرف دیکھو! کیسے وہ چمک رہی ہیں گویا کہ وہ انگارے ہیں؟ لیکن

النَّاسَ كَانُوا يَسْمَعُوْنَ وَيَضْحَكُوْنَ وَيَنْصَرِفُوْنَ وَيَتْرُكُوْنَ سَلَامًا وَفِي قَلْبِه حَسْرَةٌ عَلَى مَا أَنْفَقَ مِنْ مَالٍ

لوگ ان کی باتیں سن کر ہنستے اور چلے جاتے اور سلام کو اس حالت میں چھوڑتے کہ اس کے دل میں حسرت ہوتی اس پر جو اس نے مال خرچ کیا تھا

وَعَلَى مَا كَانَ يَرْجُو مِنْ رِبْحٍ. وَ تَمُرُّ ثُبَيْتَةُ بِنْتُ يَعَارَ الْأَوْسِيَّةُ بِسَلَامٍ ذَاتَ ضُحًى وَهُوَ

اور اس پر جو نفع کی امید رکھتا تھا، ایک دن صبح کے وقت ثبیتہ بنت یعار اوسیہ کا سلام کے پاس سے گزر ہوا، وہ اس وقت

يَعْرِضُ صَبِيَّه هٰذَا فِي أَسْوَاقِ يَثْرِبَ. فَلَا تَكَادُ تَنْظُرُ إِلَى الصَّبِيِّ حَتّٰى تَرْحَمَه ثُمَّ لَا تَكَادُ

اس بچے کو مدینہ کے بازار میں پیش کر رہا تھا، (ثبیتہ) کو بچے پر نظر پڑتے ہی رحم آگیا، پھر دیر

تُطِيْلُ النَّظَرَ إِلَيْهِ حَتّٰى تَقَعَ فِي قَلْبِهَا الرَّغْبَةُ فِي شِرَائِه. قَالَتْ ثُبَيْتَةُ: مَا اسْمُ صَبِيِّكَ هٰذَا يَا ابْنَ جُبَيْرٍ؟

تک اسے دیکھتی رہتی ہیں تو ان کے دل میں اسے خریدنے کی دلچسپی پیدا ہوتی ہے، ثبیتہ نے پوچھا: اے ابن جبیر! تمہارے اس بچے کا کیا نام ہے؟

توضیح اللغۃ:

یثبتہ: از (افعال) پوری طرح سے پہچاننا، از (ن) ثابت ہونا، مؤکد ہونا، از (ک) بہادر ہونا، صاحب عزم ہونا، از (تفعیل) ثابت کرنا، از (تفعل) جلدی نہ کرنا، مشورہ کرنا اور حقیقت کی جستجو کرنا...... تتوقدان: از (تفعل وتفعیل) چمکنا، بھڑکانا، از (ض) بھڑکنا، روشن ہونا...... جذوتان: الجذوۃ کا تثنیہ، بمعنی بھڑکتا ہوا انگارہ، جمع جِذًی، جُذًی، جِذاء

قَالَ سَلَامٌ: زَعَمَ مَنْ بَاعَه لِي مِنْ بَنِي كَلْبٍ أَنَّ اسْمَه سَالِمٌ. قَالَتْ:

سلام نے بتایا کہ بنی کلب کے جس شخص نے یہ بچہ مجھے بیچا تھا، اس نے بتایا کہ اس کا نام سالم ہے، ثبیتہ نے کہا:

سَالِمٌ ابْنُ مَنْ؟ قَالَ سَلَامٌ: لَا أَدْرِي، وَلٰكِنِّي اشْتَرَيْتُه مِنْ كَلْبِيٍّ يُسَمّٰى مَعْقِلًا،

سالم کس کا بیٹا ہے؟ سلام نے کہا: مجھے معلوم نہیں، لیکن میں نے اسے بنوکلب کے ایک آدمی سے خریدا تھا، جس کا نام معقل ہے

وَزَعَمَ لِي أَنَّ أُسْرَتَه أُسْرَةٌ شَرِيْفَةٌ أَقْبَلَتْ. قَالَتْ ثُبَيْتَةُ: أَقْبَلَتْ مِنْ اِصْطَخْرَ فَنَزَلَتِ الْأُبُلَّةَ

اور اس نے مجھے بتایا کہ اس کا خاندان شریف ہے، جو آیا ہے... ثبیتہ (درمیان میں) بولی: جو اصطخر سے آیا، ابلہ میں اترا

وَزَارَعَتِ النَّبَطَ وَصَرَّفَتْ تِجَارَتَهَا فِي أَطْرَافِ الْعِرَاقِ، قَدْ حَفِظْنَا ذٰلِكَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ، فَإِنِّي لَهُ

اور نبطیوں سے کاشت کاری کی اور اپنی تجارت کو عراق کے اطراف میں پھیلا دیا، یہ باتیں ہمیں دل سے یاد ہو چکی ہیں، میں اسے

مُشْتَرِيَتُه، فَبِكَمْ تَبِيْعُه مِنِّي؟ قَالَ سَلَامٌ وَقَدِ ابْتَسَمَ قَلْبُه وَرَضِيَتْ نَفْسُه وَلٰكِنَّه اسْتَبْقٰى فِي وَجْهِهِ الْجِدَّ وَالْحَزْمَ،

خریدنا چاہتی ہوں، تم مجھے کتنے میں بیچو گے؟ سلام نے کہا: اس حال میں کہ اس کا دل خوش اور طبیعت راضی تھی، لیکن اس نے برقرار رکھا اپنے چہرے پر سنجیدگی اور پختگی کو،

فَإِنِّي لَا أُرِيْدُ إِلَّا مَا أَدَّيْتُ مِنْ ثَمَنٍ وَمَا أَنْفَقْتُ عَلَيْهِ مُنْذُ اشْتَرَيْتُه. وَتَتَّصِلُ الْمُسَاوَمَةُ بَيْنَهَا وَبَيْنَه،

میں اتنی ہی قیمت چاہتا ہوں جتنے کا میں نے خریدا، اور جو میں نے خریدنے سے لے کر اب تک خرچ کیا، سلام اور ثبیتہ کے درمیان معاملہ طے پا گیا

وَتَعُوْدُ إِلَى دَارِهَا بِالصَّبِيِّ وَقَدْ رَبِحَ الْيَهُوْدِيُّ فَأَحْسَنَ الرِّبْحَ وَرَبِحَتْ هِيَ بِشِرَاءِ هٰذَا الصَّبِيِّ رِبْحًا

اور وہ بچے کو اپنے گھر واپس لاتی ہیں، اس یہودی نے نفع کمایا اور خوب کمایا، اور اس نے بھی اس بچے کو خرید کر ایسا نفع کمایا

لَا يُقَوَّمُ بِالدَّرَاهِمِ وَلَا بِالدَّنَانِيْرِ. ذٰلِكَ أَنَّهَا لَمْ تَشْتَرِه مُتَّجِرَةً وَلَا مُبْتَغِيَةً كَسْبًا،

جس کی قیمت دراہم اور دنانیر ہو ہی نہیں سکتی، اس کی وجہ یہ ہے کہ ثبیتہ نے یہ بچہ تجارت اور نفع کے لیے نہیں خریدا،

توضیح اللغۃ:

المساومۃ: بیع کی ایک قسم کا نام ہے یعنی کسی سامان وغیرہ کو بیچنا بغیر اس کے سابقہ ثمن کو بیان کئے، یعنی ثمن خرید کی طرف بالکل توجہ نہ ہو۔ از (مفاعلہ) مساومۃً بھاؤ تاؤ کرنا، از (ن) فروخت کرنے کے لئے پیش کرنا اور قیمت بتلانا از (تفعیل) چھوڑنا، از (تفعل) علامت لگانا۔

وَاِنَّمَا آثَرَتْ بِشِرَائِهِ الْخَيْرَ وَالْبِرَّ وَالْمَعْرُوفَ، لَمْ تُرِدْ إِلَى شَيْءٍ آخَرَ. وَكَانَتْ تَقُولُ لِنَفْسِهَا

اس نے تو واقعی بھلائی، نیکی اچھے سلوک کیلئے اس کے خریدنے کو ترجیح دی تھی، اور کوئی ارادہ نہ تھا، اور وہ اپنے دل ہی دل میں

فِي نَفْسِهَا وَهِيَ عَائِدَةٌ بِالصَّبِيِّ إِلَى دَارِهَا: بُعداً لِهٰذِهِ الْحَيَاةِ الَّتِي لَايَرْحَمُ الْإِنْسَانَ فِيهَا الْإِنْسَانُ،

کہہ رہی تھی اس حال میں کہ وہ بچے کے ساتھ گھر لوٹ رہی تھی: ہلاکت ہے ایسی زندگی کے لیے جس میں انسان دوسرے انسان پر رحم نہ کھائے

وَلَايَرَأَفُ الْقَوِيُّ فِيهَا بِالضَّعِيفِ، وَلَاتَرِقُّ فِيهَا الْقُلُوبُ لِلْأُمِّ حِينَ تَفْقِدُ صَبِيَّهَا. وَلِلصَّبِيِّ

اور جس میں طاقتور کمزور پر مہربان نہ ہو، اور جس زندگی میں بچے کے گم ہوجانے پر ماں کا دل نرم نہ ہو، اور (ہلاکت ہے) اس بچے کے لیے

حِينَ يَنْشَأُ لَايَعْرِفُ لِنَفْسِهِ أُمًّا وَلَاأَبًا وَلَا فَصِيلَةً يَأْوِي إِلَيْهَا. وَكَانَتْ تَقُولُ لِنَفْسِهَا فِي نَفْسِهَا وَهِيَ

جو پرورش پارہا ہو نہ اپنے ماں باپ کو پہچانے اور نہ قبیلے کو، جہاں وہ پناہ لے لے، اور وہ اپنے دل ہی دل میں کہہ رہی تھی، اس حال میں کہ وہ

عَائِدَةٌ بِالصَّبِيِّ إِلَى دَارِهَا: لَوأَنَّ لِي صَبِيًّا مِثْلَهُ فَعَدَا عَلَيْهِ الْعَادُونَ وَمَضَوْا لَهُ فِي غَيْرِ مَذْهَبٍ مِنَ الْأَرْضِ

گھر لوٹ رہی تھی بچے کے ساتھ، اگر اس جیسا میرا بچہ ہوتا اور حملہ آور حملہ کر کے اسے اپنے علاقے سے علاقہ غیر میں لے جاتے،

كَيْفَ كُنْتُ أَلْقَى ذٰلِكَ، وَكَيْفَ كُنْتُ أَحْتَمِلُهُ أَوْ أَصْبِرُ عَلَيْهِ، وَهَلْ كُنْتُ أَسْلُو عَنْ صَبِيِّ آخِرَ الدَّهْرِ،

تو میں اسے ملاقات کیسے کرتی؟ میں اسے کیسے برداشت کرتی اور کیسے اس پر صبر کرتی؟ اور کیا میں اپنے بچے کو زندگی بھر بھلا سکتی تھی؟

هَيْهَاتَ. لَو كَانَ لِي صَبِيٌّ مِثْلُه وَعَدَا عَلَيْهِ الْعَادُونَ وَ ذَهَبُوا بِهِ فِي غَيْرِ مَذْهَبٍ مِنَ الْأَرْضِ

ایسا نہیں ہو سکتا، اگر اس جیسا میرا بچہ ہوتا اور حملہ آور حملہ کر کے اسے اپنے علاقے سے علاقہ غیر میں لے جاتے،

لَذَكَرْتُه مُصْبِحَةً وَمُمْسِيَةً. وَ لَذَكَرْتُه يَقْظَى وَنَائِمَةً. وَلَتَبِعَتْه نَفْسِي وَذَهَبَتْ فِي تَصَوُّرِ حَالِهِ

تو میں اسے صبح و شام یاد کرتی، اور میں اسے سوتے جاگتے یاد کرتی، اور میرا دل اسی کے پیچھے رہتا اور اس کے حال کے تصور میں جاتا

الْمَذَاهِبِ، وَ لَمَا اطْمَأْنَنْتُ لِلْعَيْشِ وَلَا نَعِمْتُ بِالْحَيَاةِ وَلَااسْتَمْتَعْتُ بِطَيِّبَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا.

کہاں کہاں، زندگی میں کبھی یہ آرام پاتی نہ خوش رہتی، نہ ہی اس دنیا کی عمدہ (حلال) چیزوں سے لطف اندوز ہوتی،

توضیح اللغۃ:

لایرأف: از (ف، ک، س) بہت مہربانی کرنا...... **فصیلۃ:** کنبہ، ران یا اعضاء جسم کے گوشت کا ٹکڑا، جمع فصائل۔

وَكَانَتْ تَرَى أُمَّ الصَّبِيِّ وَقَدِانْتُزِعَ مِنْهَا ابْنُهَا وَهِيَ تَشْهَدُ انْتِزَاعَه أَو اخْتُطِفَ ابْنُهَا وَهِيَ

بچے کی ماں دیکھ رہی تھی کہ اس کا بیٹا چھینا جارہا ہے، وہ اس کے چھیننے کے وقت موجود تھی، (دوسری صورت) یا اس کا بیٹا اچک لیا گیا اور وہ

لَاتَرَى إِخْتِطَافَه وَكَانَتْ تَرَى تَوَلُّهَ تِلْكَ الْأُمِّ وَتَفَجُّعَهَا وَحَسْرَتَهَا الَّتِي لَاتَخْمُدُ، وَلَوعَتَهَا الَّتِي لَاتَنْطَفِئُ

نہ دیکھ سکی اس کے اچکنے کو، اور وہ ثبیتہ چشم صورت دیکھ رہی تھی اس ماں کے غم کی شدت کو، اس کے درد کو، اور ختم نہ ہونے والی حسرت کو، اور نہ بجھنے والی جلن کو،

وَدُمُوعَهَا الَّتِي لَاتَغِيضُ. وَكَانَتْ تَقُولُ لِنَفْسِهَا فِي نَفْسِهَا وَهِيَ عَائِدَةٌ بِالصَّبِيِّ إِلَى دَارِهَا: هٰذَا

اور نہ رُکنے والے آنسوؤں کو، اور وہ کہتی جارہی تھی اپنے آپ سے در آنحال کہ وہ بچے کے ساتھ اپنے گھر لوٹ رہی تھی، کہ یہ

غُلَامٌ قَدِ اخْتُطِفَ مِنْ مُلْكِ كِسْرٰى لَمْ يَسْتَطِعْ جُنْدُ كِسْرٰى أَنْ يَحْمُوهُ وَلَاأَنْ يَرُدُّوا عَنه الْعَادِيَاتِ،

بچہ ملک کسریٰ سے اچک لیا گیا ہے، کسریٰ کے لشکروں میں اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اسے بچا سکیں، اور نہ ظالموں کے ظلم سے اسے بچا کر واپس لاسکے،

فَكَيْفَ بِنَا نَحْنُ فِي يَثْرِبَ، هٰذِهِ الْمَدِينَةِ الْخَائِفَةِ الَّتِي تُحِيطُ بِهَا الْيَهُودُ وَالْأَعْرَابُ مِنْ جَمِيعِ أَقْطَارِهَا.

ہمارے ساتھ مدینہ میں کیسا حال ہوگا؟ یہ ایسا خوف زدہ شہر ہے جسے یہودیوں اور دیہاتیوں نے ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے

وَالَّتِي يَسُلُّ بَعْضُ أَهْلِهَا السَّيْفَ عَلَى بَعْضٍ، وَالَّتِي لَايَأْمَنُ أَهْلُهَا أَنْ تَدُورَ عَلَيْهِمْ دَائِرَةٌ أَو

اس کے باشندے ایک دوسرے پر تلواریں اٹھاتے ہیں، اس کے رہائشیوں کو اطمینان نہیں کہ ان پر کوئی آفت آجائے، یا

تَنُوبَهُمْ نَائِبَةٌ، أَوْ يَلُمَّ بِهِمْ خَطْبٌ مِنَ الْخُطُوبِ، فَلَمَّا بَلَغَتِ الدَّارَ وَاسْتَقَرَّتْ فِيهَا وَعُنِيَتْ بِالصَّبِيِّ

کوئی حادثہ، یا خطرات میں سے کوئی بھی خطرہ منڈلانے لگے، جب ثبیتہ نے گھر پہنچی اور اس میں آرام وقرار پایا، اور بچے کو بغور دیکھا

حَتّٰى أَمِنَ بَعْدَ خَوفٍ وَأَنِسَ بَعْدَ وَحْشٍ وَطَعِمَ بعدَ جُوعٍ قَالَتْ لِنَفْسِهَا فِي نَفْسِهَا:

یہاں تک کہ وہ خطرے کے بعد مطمئن ہوا، وحشت کے بعد مانوس ہوا، بھوک کے بعد سیر ہو کر کھایا، ثبیتہ نے اپنے دل ہی دل میں کہا

هَيْهَاتَ أَنْ أَتَّخِذَ الْأَزْوَاجَ أَو أَنْ يَكُونَ لِي مِنَ الْوَلَدِ مَنْ يُصِيبُهُ مِثْلَ مَا أَصَابَ هٰذَا الصَّبِيَّ،

یہ بات بہت دور ہے کہ میں کسی کو خاوند بناؤں یا میری اولاد ہو، جس کو ایسی مصیبت پہنچے جیسی اس بچے کو پہنچی ہے،

توضیح اللغۃ:

تولہ: از (تفعل، ض، س، ح) بہت زیادہ غمگین ہونا یہاں تک کہ عقل زائل ہونے کے قریب ہوجائے، شدت غم

سے متحیر سا ہوجانا، از (تفعیل) شدت غم میں ڈالنا، از (استفعال) بدحواس ہونا...... **تفجعھا:** از (فتعل) دردمند ہونا......

لاتخمد: از (ن، س) ختم ہوجانا، تیزی کا کم ہوجانا، از (إفعال) بے حرکت ہونا، خاموش ہونا، آگ کی لپیٹ (بھڑک) کو بجھانا...... **لوعۃ:** غم یا عشق ومحبت کی جلن، از (ف) غم یا عشق سے دل جلنا، گھبرانا، مریض ہونا، از (ن) بیمار کردینا، از (إفعال) رنگ بدل دینا، از (افتعال) دل کا غم یا عشق سے جل اٹھنا...... **تنطفئ:** از (انفعال) بجھنا، از (س) بجھنا، بے نور ہونا، از (إفعال) بجھانا...... **لاتغیض:** از (ض، تفعیل) آنسو روکنا، کم کرنا، از (ض، تفعل، انفعال) پانی کا کم ہونا...... **یحموہ:** از (ض) بمعنی بچانا، روکنا، از (س) کسی کام کے کرنے سے ناک چڑھانا، از (تفاعل) بچنا، از (تفعل) پرہیز کرانا......

العادیات: ضرر، غصہ کی تیزی، از (ن) تجاوز کرنا، باز رکھنا، چھوڑ دینا، از (س) بغض رکھنا، از (تفعیل) اگر صلہ عن ہو تو چھوڑ دینا، از (مفاعلة) جھگڑا کرنا، دور کرنا، دشمن ہونا، از (إفعال) دوڑنے کے لئے اکسانا، مدد کرنا، عادی بنانا، از (تفعل) تجاوز کرنا، متعدی ہونا...... **خائفة:** اس جمع خائفات، خوف، از (س) گھبرانا، احتیاط کرنا۔

وَمَن أَذُوقُ فِيهِ مِنَ الحُزْنِ والثُّكْلِ، مِثْلَ مَاذَاقَتْ فِي هٰذَا الصَّبِي أُمُّهُ تِلْكَ الفَارِسِيَّةُ وَنِسَاءٌ

اور میں بھی اس بچے سے متعلق غم اور گمشدگی کا مزہ اسی طرح چکھوں جیسا کہ اس بچے کی فارسی ماں نے چکھا ہے اور اس جیسی

أَمْثَالُهَا كَثِيرٌ۔ وَ لَوِ اسْتَجَابَتِ الحَيَاةُ لِثُبِيتَةَ لَأَنْفَقَتْ أَيَّامَهَا مَعْنِيَةً بِهٰذَا الصَّبِي الفَارِسِي

بہت سی عورتوں نے، اگر ثبیتہ کے قبیلے والے اس کو اجازت دیتے تو وہ اپنی ساری زندگی اس فارسی بچے کی خدمت میں صرف کر دیتی،

وَلَاتَّخَذَتْهُ لِنَفْسِهَا وَلَدًا أَو شَيْئًا يُشْبِهُ الوَلَدَ۔ وَلٰكِنَّ النَّاسَ يُقَدِّرُونَ وَيُدَبِّرُونَ

اور اس کو اپنا بیٹا بنا لیتی یا بیٹے کی طرح کچھ اور بنا لیتی، لیکن لوگ فیصلے اور تدبیریں کرتے رہتے ہیں

وَالأَيَّامُ تَجْرِي عَلَى غَيْرِ مَا قَدَّرُوا وَدَبَّرُوا۔ فَقَدْ عَنِيَتْ ثُبِيتَةُ بِسَالِمٍ

اور زمانہ ان کے فیصلوں اور تدبیروں کے خلاف چلتا رہتا ہے، چنانچہ ثبیتہ سالم کی پرورش میں مشغول ہو گئی

حتّٰى رَبَا جِسْمُهُ وَنَمَا عَقْلُهُ وَأَصْبَحَ غُلَامًا ذَكِيَّ القَلْبِ سَرِيعَ الحِسِّ حَدِيدَ اللِّسَانِ كَمَا قَدَّرَ اليَهُودِيُّ،

یہاں تک کہ اس کا جسم فربا اور عقل بڑھ گئی اور وہ سمجھ دار، تیز طرار اور تیز زبان والا ہو گیا، جیسا کہ اس یہودی نے اندازہ لگایا تھا

أَو أَكْثَرَ مِمَّا قَدَّرَ۔ وَكَانَتْ ثُبِيتَةُ لَهُ مُحِبَّةً وَبِهِ مُغْتَبِطَةً وعَنْهُ رَاضِيَةً۔ وَقَدْ خَطَبَهَا الرِّجَالُ

بلکہ اس سے بھی زیادہ، ثبیتہ اسے محبت کرنے، رشک کرنے والی، اور اسے راضی تھی، اور اسے خطبہ (نکاح) دیا لوگوں نے

مِنَ الأَوْسِ وَالخَزْرَجِ وَمِنْ أَشْرَافِ البَادِيَةِ حَولَ يَثْرِبَ، فَامْتَنَعَتْ عَلَيْهِمْ وَاعْتَلَّتْ عَلَى أَهْلِهَا فِي ذٰلِكَ

قبیلہ اوس وخزرج کے، اور مدینہ کے مضافاتی دیہات کے بعض سرداروں نے، لیکن ثبیتہ نے انہیں انکار کر دیا اور اس پر عذر جتلائے گھر والوں کو

حتّٰى أَعْيَتْهُمْ۔ وَلٰكِنَّ وَفْدَ قُرَيْشٍ يَمُرُّونَ بِيَثْرِبَ مُنْصَرَفَهُمْ مِنَ الشَّامِ ذَاتَ عَامٍ، فَيَمْكُثُونَ فِيهَا

یہاں تک کہ انہیں تھکا دیا، لیکن ایک سال قریش کا ایک قافلہ شام سے لوٹتے ہوئے مدینہ سے گزرا، تو وہ لوگ ٹھہرے وہاں

أَيَّامًا۔ وَيَسْمَعُ أَبُوحُذَيْفَةَ هُشَيْمُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بِحَدِيثِ ثُبَيْتَةَ هٰذِهِ وَقِصَّةِ غُلَامِهَا ذٰلِكَ،

چند دن، اور سنا ابوحذیفہ ہشیم بن عتبہ بن ربیعہ نے ثبیتہ کا قصہ اور اس کے اس لڑکے کا قصہ

فَيُعْجِبُهُ مَا يَسْمَعُ، ثُمَّ يُحِبُّ أَنْ يَتَزَيَّدَ مِنْ أَخْبَارِهَا فَيُلِمُّ بِقَومِهَا وَيَقُولُ لَهُمْ

تو اسے اچھا لگا جو اس نے سنا، پھر انہوں نے چاہا کہ اس بارے میں مزید معلومات حاصل کریں، چنانچہ اس کے قبیلے کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے

وَيَسْمَعُ مِنْهُمْ فَتَقَعُ ثُبَيْتَةُ مِنْ نَفْسِهِ مَوْقِعًا حَسَنًا، مَعَ أَنَّهُ لَمْ يَرَهَا وَلَمْ يَسْمَعْ لَهَا،

اور ان سے سنتا ہے، تو ان کے دل میں ثبیتہ اچھی جگہ پا لیتی ہے، حالانکہ نہ اس کو دیکھا ہے اور نہ اس سے کچھ سنا ہے

توضیح اللغۃ:

اعتلت: از (افتعال) بمعنی عذر بیان کرنا، مشغول رہنا، از (ن، ض) دوسری مرتبہ پینا، پلانا، از (تفعیل) بار بار پلانا، علت بیان کرنا، از (إفعال) گھونٹ گھونٹ پلانا، بیمار کرنا، از (تفعل) حجت ظاہر کرنا، مشغول رہنا...... **أعيتهم:** از (إفعال) عاجز کر دینا، تھکانا، از (ف، س) عاجز ہونا، از (س) رک جانا، از (تفعیل، مفاعلہ) غیر مفہوم کلام کہنا، پیچیدہ گفتگو کرنا...... **فيلم:** از (ن) کسی کے پاس آ کر نازل ہونا، جمع کرنا۔

وَإِنَّمَا سَمِعَ عنها فَرَضِيَ، وَ إِذَا هُوَ يَخْطُبُ هٰذِهِ الفَتَاةَ الأَبِيَّةَ، فَتَمْتَنِعُ عَلَيْهِ أَوَّلَ الأَمْرِ،

صرف اس کے بارے میں سنا تو وہ راضی ہو گئے، وہ اس خود دار لڑکی کو نکاح کا پیغام بھیجتے ہیں، پہلی مرتبہ وہ انکار کر دیتی ہے

حتّٰى إِذَا عَلِمَتْ بِمَكَانِهِ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَنَّهُ مِنْ أَشْرَافِهَا وَذَوِي المَنْزِلَةِ الرَّفِيعَةِ فِيهَا، وَبِأَنَّهُ مِنْ

لیکن جب اسے ابو حذیفہ کا قریش میں مقام اور معزز اور بلند مرتبے والا ہونا معلوم ہوا، اور یہ بھی کہ

أَصْحَابِ البَيْتِ وَأَهْلِ الحَرَمِ الَّذِي رُدَّ عنه أَصْحَابُ الفِيلِ، وَالَّذِي لَايَعْدُو عليه إِلَّا الفَجَرَةُ الآثِمُونَ

وہ بیت اللہ اور اس حرم والے ہیں جہاں سے ہاتھی والوں کو دور کیا گیا تھا، اور جس پر سوائے فاجر اور گناہ گار کے کوئی حملہ نہیں کر سکتا،

شَكَّتْ يَوْمًا وَيَوْمًا، ثُمَّ أَصْبَحَتْ مُسْتَجِيبَةً لِخِطْبَةِ هٰذَا المَكِّيِّ۔ وَيَعُودُ أَبُوحُذَيْفَةَ بِأَهْلِهِ وَبِسَالِمٍ

تو وہ دن بدن مائل ہونا شروع ہوئی، پھر اس مکی شخص کے پیغام نکاح کو قبول کر لیتی ہے، ابوحذیفہ واپس ہوتے ہیں اپنی اہلیہ اور سالم کو لے کر

إِلَى مَكَّةَ فِي وَفْدِ قُرَيْشٍ، فَلَايَكَادُ يَسْتَقِرُّ حتّٰى يُنْكِرَ مِنْ أَمْرِهَا بَعْضَ الشَّيْءِ،

مکہ مکرمہ کی طرف قریش کے وفد کے ساتھ، وہ تھوڑا ٹھہرتا ہی ہے کہ کچھ اجنبیت محسوس کرتے ہیں،

لَقَدْ أَصْبَحَ فَغَدَا عَلَى أَنْدِيَةِ قُرَيْشٍ، ثُمَّ أَمْسٰى فَرَاحَ إِلَى أَنْدِيَةِ قُرَيْشٍ، وَلٰكِنَّهُ يَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ هٰذِهِ الأَنْدِيَةِ

صبح ہوتے ہی وہ قریش کی مجلسوں میں جاتا ہے، پھر شام کو قریش کی مجلسوں میں جاتا ہے، اور لیکن ان مجلسوں کا معاملہ جانتا تھا،

كَثِيرًا، وَيُنْكِرُ مِنْ أَمْرِهَا كَثِيرًا۔ يُرِيدُ نَفْسُهُ أَنْ تَطْمَئِنَّ وَأَنْ تَأْمَنَ وَأَنْ تَرْضٰى، كَمَا تَعَوَّدَتْ مِنْ قَبْلُ،

بہت سارا، اور بہت ساروں سے اجنبی تھا، اس کا دل چاہتا تھا کہ پہلے کی طرح مطمئن، مامون، اور خوش رہے

توضیح اللغۃ:

أندية: نادی کی جمع بمعنی مجلس جب تک کہ لوگ اس میں موجود رہیں، دیگر جمع: نواد بھی آتی ہے اور جمع الجمع

أندیات، از (مفاعلہ) پکارنا، مجلس میں ہم نشین ہونا، از (افتعال) مجلس میں جمع ہونا۔

ولکنها لا تجد إلى الطمأنينة ولا إلى الأمن ولا إلى الرضا سبيلًا. يحسّ أبو حذيفة كأن شيئًا

لیکن انہیں اطمینان، امن اور خوشی کا کوئی راستہ نہ ملا، ابو حذیفہ محسوس کرتے ہیں کہ کوئی چیز

ينقص هذه الأندية، وكأن حدثًا قد حدث في مكة لا يدري أيسير هو أم خطير، ولكن شيئًا قد حدث

کم ہوئی ہے ان مجلسوں سے، اور گویا کہ مکہ میں ضرور کوئی حادثہ ہوا ہے، وہ نہیں جانتا کہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا، لیکن کچھ ہوا ضرور ہے

فغيّر من أمر قومه تغييرًا يحسّه ولا يحققه. ثم يلتمس

جس نے لوگوں میں ایسی تبدیلی کر دی ہے جسے وہ محسوس تو کر رہے ہیں تحقیق نہیں کر پا رہے، پھر وہ تلاش کرتے ہیں

بعض صديقه في أندية قريش فلا يجدهم. يسأل: أين عثمان بن عفان الأموي؟

اپنے بعض دوستوں کو قریش کی مجلس میں، وہ وہ نہیں پاتے ان کو، لوگوں سے پوچھتے ہیں: عثمان بن عفان اموی کہاں ہے؟

وأين طلحة بن عبيد الله التيمي؟ وأين فلان وفلان من ذوي مودّته؟ فلا يجيبه قومه بالتصريح

طلحہ بن عبیداللہ تیمی کہاں ہے؟ ان کے فلاں اور فلاں جگری دوست کہاں ہیں؟ قوم کے لوگوں نے صراحتا کوئی جواب نہ دیا

وإنما يؤثر بعضهم الصمت ويذهب بعضهم مذهب التورية، ويلوي بعضهم ألسنتهم

کچھ نے خاموشی اختیار کر لی اور کچھ نے توریہ کیا اور کچھ نے اپنی زبانوں کو موڑ لیا

بأحاديث لا تفصح ولا تبين. ويرى أبو حذيفة ويسمع، فيبعد الأمد بينه وبين الطمأنينة والأمن والرضا.

ایسی باتوں کی طرف جو ظاہر اور واضح نہ تھیں، ابو حذیفہ سنتے اور دیکھتے رہے، ان کے اور اطمینان و امن اور سلامتی کے درمیان فاصلہ بڑھتا گیا

ثم يصبح ذات يوم وقد انجلت له بصيرته ووضح له وجه الحزم من أمره أن صديقه أولئك بمكة

پھر ایک دن صبح ہوتے ہی ان کی بصیرت نے ان کے لئے ظاہر کیا، اور واضح کیا ان کی پریشانی اور معاملہ کی وجہ، ان کے دوست مکہ ہی میں ہیں

لم يفارقوها ولم يبرحوا أرض الحرم، فما له لا يسأل عنهم ولا يلمّ بهم.

انہوں نے مکہ نہیں چھوڑا اور وہ حرم کی زمین سے دور نہیں گئے، پس کیا ہے اس کیلئے کہ وہ ان کے بارے میں پوچھتا اور نہ ہی ان کا ارادہ کرتا،

ولا يكاد هذا الخاطر يخطر له حتى يقصد قصد فلان أو فلان من أولئك الصديق. وقد ألمّ

یہ خیال دل میں آتا ہی تھا کہ انہوں فلاں یا فلاں دوست کے پاس جانے کا ارادہ کرلیا، اور انہوں نے ارادہ کیا

بعثمان بن عفان وكان له خليلًا على ما كان بينهما من تفاوت في السن، كان عثمان قد

عثمان بن عفان کے پاس جانے کا، وہ ان کے پکے دوست تھے حالانکہ ان کے درمیان عمر کا فرق تھا، عثمان بن عفان

تخطى الأربعين أو كاد وكان أبو حذيفة لم يبلغ الثلاثين بعد، ولكن الود كان بينهما قديمًا متينًا،

چالیس سال سے متجاوز یا اس کے قریب تھے، جبکہ ابو حذیفہ تیس تک بھی نہ پہنچے تھے، لیکن دونوں میں پرانی اور پکی دوستی تھی

زادته الصحبة في الأسفار قوة وأيدًا. فلما بلغ أبو حذيفة دار عثمان ودخل عليه تلقّاه صديقه

سفر کی معیت نے مزید پختہ اور مضبوط کر دیا تھا، جب ابو حذیفہ عثمان کے گھر پہنچے اور اندر گئے تو ان کے دوست ملے

بما تعوّد أن يتلقّاه به من البشر والهشاشة ومن الرفق واللين. ولكن أبا حذيفة آنس من صديقه

عادت کے مطابق خوشی، خندہ پیشانی، نرمی اور مہربانی کے ساتھ، اور لیکن ابو حذیفہ مانوس تو ہوئے اپنے دوست سے

على ذلك كله شيئًا من تحفّظ واحتشام. قال أبو حذيفة: لقد التمستك أبا عمرو في أندية قريش

ان کے باوجود کچھ ناگواری اور شرم محسوس کی۔ ابو حذیفہ نے کہا: اے ابو عمرو! البتہ میں نے آپ کو قریش کی مجلسوں میں تلاش کیا

منذ عاد الوفد إلى مكة فلم أجدك. فما عسى أن يكون قد حبسك عن قومك؟ قال عثمان:

جب سے وفد لوٹا ہے مکہ کی طرف، لیکن آپ کو نہ پایا، وہ کیا چیز ہے جس نے آپ کو اپنی قوم سے روکا؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا:

لم أنشط لهذه الأندية ولا لما يدور فيها من حديث. قال أبو حذيفة: فهل أنكرت من قومك

میں تیار نہیں ہوں ان مجلسوں کیلئے اور نہ ہی اس میں ہونے والی باتوں کیلئے، ابو حذیفہ نے کہا: کیا آپ نے اپنی قوم سے انکار کیا ہے

شيئًا؟ وهنا سكت عثمان ولم يجبه فأعاد عليه أبو حذيفة مقالته فأمعن عثمان في الصمت.

کسی چیز کا؟ یہاں عثمان رضی اللہ عنہ خاموش رہے، ابو حذیفہ نے اپنی بات دہرائی، حضرت عثمان کی خاموشی طویل ہوگئی

توضیح اللغۃ:

تخطى: از (تفعل، افتعال) تجاوز کرنا، پھاندنا، از (ن) قدموں کے درمیان کشادگی کر کے چلنا، از (تفعیل) قدموں کو کشادہ کر کے چلنا، زائل کیا جانا...... متینا: مضبوط، قوی، از (ک) مضبوط و قوی ہونا، از (ن) اقامت کرنا، قسم کھانا، از (ن، ض) پیٹھ پر مارنا، از (تفعیل) مضبوط بنانا، از (مفاعلہ) ٹالنا...... أیدا: از (ض) مضبوط و سخت ہونا، قوی کرنا، ثابت کرنا، از (تفعل) قوی ہونا...... البشر: کشادہ روئی، چہرہ کی رونق، از (ض، س) خوش ہونا، از (ن) چھیل دینا، از (افعال) خوش ہونا، خوشخبری دینا، از (مفاعلہ) کسی کام کو خود کرنا، جماع کرنا...... احتشام: از (افتعال) منقبض ہونا، غضبناک ہونا...... أمعن: از (افعال) مبالغہ کرنا، معاملہ کی گہرائی تک پہنچنا، حق کے انکار کے بعد اقرار کرنا، از (ن) ناشکری کرنا، از (ف، ک) آہستہ آہستہ بہنا، از (تفعل) ذلیل و حقیر ہونا۔

قال أبو حذيفة: إن لك أبا عمرو لشأنًا ولا واللات والعزى، ولكن عثمان لم يكد يسمع قسمه هذا

ابو حذیفہ نے کہا: اے ابو عمرو! لات و عزی کی قسم! آپ کی کوئی شان (معاملہ) ہے، لیکن عثمان رضی اللہ عنہ تو ایسے ہوئے کہ اس کی قسم سنی نہیں

حتّٰی لَوٰی وَجْهَه. وَیَنْظُرُ اَبُوحُذَیفَةَ فَاِذَا وَجْهُ صَاحِبِه قَدْ اَرْبَدَّ وَظَهَرَ فیه

یہاں تک کہ اپنا چہرہ پھیر لیا، اور ابو حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے دوست کے چہرے کا رنگ اچانک بدل گیا اور اس میں

غَضَبٌ لَمْ یَأْلَفْه منه قَطُّ. قَالَ اَبُوحُذَیفَةَ: وَیْحَكَ اَبَاعَمْرٍو! اِنَّكَ

غصے کے ایسے آثار دکھائی دینے لگے جو پہلے اس نے کبھی نہیں دیکھے تھے، ابوحذیفہ نے کہا: اے ابوعمرو! تیرے لئے ہلاکت ہو، آپ

لَتَعْرِفُ مَا بَیْنَكَ وَبَیْنِی مِنَ الْوُدِّ وَاِنَّكَ لِی لَخَلِیلٌ وَفِیٌّ اَمِینٌ فَاَظْهِرْنِی عَلٰی ذَاتِ

اس تعلق کو جانتے ہیں جو میرے اور آپ کے درمیان محبت کا ہے، آپ میرے دوست ہیں، اور معتمد ہیں، آپ اپنے بارے میں

نَفْسِكَ. قَالَ عُثْمَانُ فِی صَوْتٍ وَادِعٍ لَیِّنٍ: فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَسْتَبْقِیَ مَابَیْنَنَا مِنَ الْوُدِّ فَلَا تَذْکُرِ

مجھے بتادیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے نرم و پرسکون لہجے میں کہا: اگر تم چاہتے ہو کہ ہماری محبت کا تعلق باقی رہے تو آئندہ ذکر نہ کرنا

اللَّاتَ وَالْعُزّٰی، وَهٰذِهِ الْاٰلِهَةُ الَّتِی لَا تُغْنِی عَنْكُمْ شَیْئًا. هُنَالِكَ وَجَمَ اَبُوحُذَیفَةَ وَجْمَةً قَصِیرَةً

لات و عزی اور ان معبودوں کا جو تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتے، یہ سن کر ابوحذیفہ اچھل پڑے، (ماتھے پے بل آگئے)

ثُمَّ قَالَ: وَیْحَكَ اَبَاعَمْرٍو! فَاِنَّكَ اِذَنْ قَدْ صَبَوْتَ، قَالَ عُثْمَانُ فِی صَوْتٍ اَشَدَّ دَعَةً وَاَعْظَمَ لِیْنًا:

پھر کہا: اے ابوعمرو! تیری خرابی ہو تو اس وقت بے دین (اپنے آبائی دین کو چھوڑنے والا) ہو چکا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ نے پہلے سے زیادہ نرم انداز میں کہا:

لَمْ اَصْبُ اَبَا حُذَیفَةَ وَاِنَّمَا اهْتَدَیْتُ. اِنَّكَ فَتًی حَازِمٌ رَشِیْدٌ لَمْ تَتَقَدَّمْ بِكَ السِّنُّ بَعْدُ

اے ابوحذیفہ! میں بے دین نہیں ہوا بلکہ میں ہدایت یافتہ ہو گیا ہوں، بے شک تم تو سمجھدار ہوشیار جوان ہو، تمہاری ابھی اتنی عمر نہیں گزری ہے

توضیح اللغۃ:

لوی: از (ض) موڑنا، بٹنا، پوشیدہ رکھنا، اعراض کرنا، از (افتعال) دشوار ہونا، سستی کرنا...... أربد: از (افعلال) خاکستری رنگ والا ہونا، از (ن) باڑہ میں باندھنا، روکنا، اقامت کرنا، از (تفعل) ابر آلود ہونا، تیوری چڑھانا...... وجم: از (ض) شدت غم کی وجہ سے ترش رو ہو کر سر جھکانا، مکا مارنا، شدت غیظ یا خوف سے گفتگو سے عاجز رہنا، ناپسند کرنا، نرم دل اور غمگین ہونا...... صبوت: از (ف، ک) تبدیل مذہب کرنا، صابئین کا دین اختیار کرنا، اچانک پہنچ جانا...... حازم: از (ک) ہوشیاری اور دور اندیشی سے کام لینا، از (ض) باندھنا، از (س) سینہ میں کسی چیز کا پھنس جانا، از (افعال) تنگ کرنا، از (افتعال، تفعل) رسی وغیرہ سے کمر کسنا۔

لٰکِنَّكَ قَدْ رَأَیْتَ الدُّنْیَا وَطَوَّفْتَ فِی اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَبَلَوْتَ اَخْبَارَ النَّاسِ وَجَرَّبْتَ الْاَحْدَاثَ

لیکن تو دنیا دیکھ چکا ہے اور زمین کے کئی خطوں کا چکر لگا چکا ہے، لوگوں کی باتوں کو آزما چکا ہے اور تجربہ کر چکا ہے، حوادثات

وَالْخُطُوبَ. اَفَتَرٰی مِنَ الرُّشْدِ اَنْ یُؤْمِنَ مِثْلُكَ وَمِثْلِی لِاَنْصَابٍ مِنْ خَشَبٍ وَحَجَرٍ

اور واقعات کا، تیرے کیا خیال ہے کہ میرے تیرے جیسے آدمی، ان پتھر اور لکڑی کے بنے ہوئے پر ایمان لائے

صَوَّرَهَا النَّاسُ بِاَیْدِیهِمْ. وَیَسْتَطِیعُ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ اَنْ یَجْعَلَهَا جُذَاذًا، قَالَ اَبُوحذیفَةَ: مَا اَرَاكَ

جنہیں لوگوں نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے، اور طاقت رکھتا ہے جو چاہے ان میں سے کہ وہ ان کے ٹکڑے کر دے؟ ابوحذیفہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں تجھے

اَبَاعَمْرٍو اِلَّا رَشِیْدًا، وَلٰکِنِّی لَمْ اُفَکِّرْ فِی هٰذِهِ الْاَشْیَاءِ قَطُّ. وَاِنَّمَا وَجَدْتُ قَوْمَنَا یَعْبُدُونَ هٰذِهِ

اے ابوعمرو! دانشمند، لیکن میں نے ان چیزوں میں کبھی غور نہیں کیا، میں نے تو اپنی قوم کو پایا کہ وہ انہیں کہ وہ عبادت کرتے ہیں ان

الْاَنْصَابَ فَصَنَعْتُ صَنِیعَهُمْ. قَالَ عُثْمَانُ: وَاِذَا اَسْفَرَ الْهُدٰی وَحَصْحَصَ الْحَقُّ؟

بتوں کی، میں نے بھی ان جیسا کیا، عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اور جب ہدایت روشن ہو جائے اور حق واضح ہو جائے تو؟

قَالَ اَبُوحُذَیفَةَ: فَقَدْ وَجَبَ عَلَیْنَا اَنْ نَهْتَدِیَ وَنَتَّبِعَ الْحَقَّ. مَتٰی تَسْتَصْحِبُنِی اِلٰی مُحَمَّدٍ؟

ابوحذیفہ نے کہا: تب تو ہم پر لازم ہے کہ ہدایت پائیں اور حق کی پیروی کریں، آپ مجھے کب محمد ﷺ کے پاس لے چلیں گے

قَالَ عُثْمَانُ: الْاٰنَ اِنْ شِئْتَه وَاَمْسٰی اَبُوحُذَیفَةَ مُسْلِمًا،

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم چاہو تو ابھی، اور شام کی ابوحذیفہ نے مسلمان ہونے کی حالت میں،

توضیح اللغۃ:

أنصاب: بت، گھڑی کی ہوئی چیز، مصیبت، از (ض، ن) کھڑا کرنا، تھکانا، از (س) تھکنا، کوشش کرنا، از (تفعیل) بلند کرنا، از (مفاعلہ) دشمنی کرنا، مقابلہ کرنا...... جذاذا: ٹکڑا، توڑا ہوا، از (ن) توڑنا، تیز چلنا، از (تفعیل) قوم سے اپنی پیروی چاہنا اور ان کی نہ ماننا، از (تفعل) ٹکڑے ٹکڑے ہونا...... أسفر: از (افعال) روشن ہونا، واضح ہونا، از (ن) روشن ہونا، چہرہ کھولنا، سفر کے لئے روانہ ہونا...... حصحص: از (فعلل) پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا، مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے حرکت دینا، از (تفعلل) زمین سے چمٹنا اور برابر ہونا، از (تفعلل) زمین سے چمٹنا، اور برابر ہونا۔

وَدَخَلَ بِاِسْلَامِه عَلٰی ثُبَیْتَةَ. فَلَمْ تَكُنْ تَسْمَعُ لَهٗ حَتّٰی اٰمَنَتْ بِمُحَمَّدٍ وَمَا جَاءَ بِه وَسَمِعَ الْغُلَامُ

وہ ثبیتہ کے پاس اسلام کی حالت میں گئے، وہ آپ کی باتیں سنتے ہی محمد ﷺ پر اور جو کچھ وہ لائے اس پر ایمان لے آئیں۔ اور سنی غلام

سَالِمٌ حَدِیثَهُمَا فَمَالَتْ اِلَیْهِ نَفْسُه وَاِذَا هُوَ یُؤْمِنُ کَمَا اٰمَنَا. وَلَمْ یَتَقَدَّمِ اللَّیْلُ

سالم نے، ان دونوں کی باتیں تو اس کا دل بھی اسی طرف مائل ہوا اور وہ بھی اچانک ان کی طرح ایمان لے آیا۔ ایک رات بھی نہ گزری تھی

حَتّٰى زَادَتْ بُيُوتُ الإِسْلَامِ فِي مَكَّةَ بَيْتًا. وَتَمْضِي أَيَّامٌ قَلِيلَةٌ وَإِذَا ثُبَيْتَةُ تَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا

یہاں تک کہ مکہ میں مسلمانوں کے گھروں میں ایک اور گھر کا اضافہ ہوگیا۔ تھوڑے دن گزرے ہیں کہ ثبیتہ کو معلوم ہوا کہ محمد ﷺ

يَدْعُو إِلَى إِعْتَاقِ الرَّقِيقِ، وَيَعِدُ الَّذِينَ يَفُكُّونَ الرِّقَابَ مَغْفِرَةً مِنَ اللهِ وَرَحْمَةً وَرِضْوَانًا،

غلاموں کو آزاد کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور جو لوگ گردنوں کو آزاد کرتے ہیں ان کیلئے اللہ کی طرف سے رحمت، مغفرت اور رضا کا وعدہ کرتے ہیں

فَتَدْعُو إِلَيْهَا غُلَامَهَا ذَاكَ الْقَارِئَ وَتَقُولُ لَهُ: اِذْهَبْ سَالِمُ فَإِنِّي قَدْ سَيَّبْتُكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ،

تو انہوں نے اپنے اس قاری غلام کو بلا کر کہا: جاؤ سالم، میں نے تمہیں اللہ عزوجل کی رضا کے لیے آزاد کیا

فَوَالِ مَنْ شِئْتَ. قَالَ سَالِمٌ لِأَبِي حُذَيْفَةَ: فَهَلْ لَكَ فِي أَنْ تَكُونَ لِي وَلِيًّا؛ قَالَ أَبُو حُذَيْفَةَ:

موالات کرو جس سے چاہو، تو سالم نے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ میرے ولی بن سکتے ہیں؟ تو ابوحذیفہ نے فرمایا:

هَيْهَاتَ! لَنْ أَتَّخِذَكَ مَوْلًى، وَإِنَّمَا أَنْتَ ابْنٌ لِي مُنْذُ الْيَوْمِ. اسْتَوْثَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِدَعْوَتِهِ

یہ تو بہت بعید ہے، میں تجھے ہرگز اپنا غلام نہیں بناؤں گا، بلاشبہ آج سے تم میرے بیٹے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے وعدہ لیا ہے اپنی دعوت،

وَلِأَصْحَابِهِ وَ لِنَفْسِهِ مِنْ حَيَّيْ يَثْرِبَ الْأَوْسِ وَ الْخَزْرَجِ وَ عَاهَدَهُمْ أَنْ يُؤْوُوهُ

اپنے صحابہ اور اپنی ذات کیلئے، یثرب کے دو قبیلے اوس وخزرج سے، اور ان سے معاہدہ کیا ہے کہ وہ آپ کو ٹھکانہ دیں گے

وَ يَنْصُرُوهُ وَ يَحْمُوا ظَهْرَهُ وَ يُقَاتِلُوا مِنْ دُونِهِ مَنْ بَغَى عَلَيْهِ أَوْ أَرَادَهُ بِسُوءٍ

وہ آپ کی مدد کریں گے، آپ کی پشت پناہی کریں گے اور جو آپ کے خلاف سرکشی کرے یا آپ کے بارے میں برا چاہے اس سے لڑائی کریں گے

حَتّٰى يُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّهِ. وَ بَايَعَهُ عَلَى هٰذَا الْعَهْدِ نُقَبَاءُ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ.

یہاں تک کہ آپ اپنے رب کا پیغام پہنچادیں، اس معاہدہ پر اوس وخزرج کے بڑے بڑے سرداروں نے بھی بیعت کی۔

توضیح اللغة:

سیبتک: از (تفعیل) آزاد کرنا، از (ض) ہر طرف کو بہنا، تیز چلنا، بغیر غور وفکر کے بولنا۔

ثُمَّ أَذِنَ اللهُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِي الْهِجْرَةِ إِلَى مُسْتَقَرِّهِمُ الْجَدِيدِ. وَكَانَ الْإِسْلَامُ

پھر اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول اور مسلمانوں کو نئے ٹھکانے کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی۔ اور اسلام

قَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى يَثْرِبَ، بَشَّرَ بِهِ مَنْ أَرْسَلَهُ رَسُولُ اللهِ لِيُبَشِّرَ بِهِ. فَكَانَتِ الْهِجْرَةُ إِلَى دَارٍ

ان سے پہلے مدینہ پہنچ چکا تھا، اس کی خوشخبری اس نے دی جس کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تا کہ وہ اس کی خبر لائے، یہ ہجرت ایسی جگہ کی طرف تھی

اِسْتَقَرَّ فِيهَا الْإِسْلَامُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَقِرَّ فِيهَا الْمُهَاجِرُونَ. وَقَدْ أَذِنَ رَسُولُ اللهِ لِأَصْحَابِهِ فِي الْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ،

جہاں مہاجرین کے ٹھکانہ پکڑنے سے پہلے ہی اسلام ٹھکانہ پکڑ چکا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو مدینہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی

فَجَعَلُوا يَذْهَبُونَ إِلَيْهَا إِرْسَالًا، وَهُوَ ﷺ مُقِيمٌ بِمَكَّةَ يَنْتَظِرُ أَنْ يَأْذَنَ اللهُ لَهُ فِي الْخُرُوجِ

تو لوگ جوق درجوق وہاں جانے لگے اور رسول اللہ ﷺ مکہ میں ہی ٹھہر کر اپنے لیے ہجرت کی اجازت کا انتظار کرنے لگے

وَاجْتَمَعَتِ الْمُسْلِمِينَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى إِخْوَانِهِمْ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قُبَاءَ. وَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَ أَنْ يَقْدَمَ عَلَيْهِمْ

مسلمان مہاجرین قبا میں اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جمع ہوئے، اور وہ انتظار کرنے لگے کہ آئیں

رَسُولُ اللهِ. وَكَانُوا فِي أَثْنَاءِ ذٰلِكَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ كَمَا كَانُوا يُقِيمُونَهَا بِمَكَّةَ. وَيَنْظُرُ الْمُسْلِمُونَ

رسول اللہ ﷺ، اس دوران وہ اسی طرح نماز پڑھتے جیسا کہ مکہ میں رہ کر پڑھتے تھے۔ مسلمانوں نے دیکھا

فَإِذَا أَقْرَؤُهُمُ الْقُرْآنَ وَأَحْفَظُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ سَالِمُ بْنُ أَبِي حُذَيْفَةَ. فَيُقَدِّمُونَهُ لِيَؤُمَّهُمْ فِي الصَّلَاةِ

کہ ان میں سب سے زیادہ اچھے قاری، اور زیادہ یاد کرنے والے نبی ﷺ سے وہ سالم بن ابوحذیفہ رضی اللہ عنہما تھے، تو وہ ان کو آگے کرتے ہیں تا کہ وہ ان کی امامت کروائیں

وَفِيهِمْ أَعْلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الَّذِي كَانَ إِسْلَامُهُ فَتْحًا، وَهِجْرَتُهُ نَصْرًا

حالانکہ ان میں مہاجرین کے بڑے لوگ بھی تھے، جن میں سے حضرت عمر بن خطاب جن کا اسلام لانا فتح تھا، ان کی ہجرت مدد تھی

وَخِلَافَتُهُ رَحْمَةً. كَمَا قَالَ فِيمَا بَعْدُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ. وَيَنْظُرُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُنَافِقُونَ مِنَ الْأَوْسِ

اور ان کی خلافت رحمت تھی، جیسا کہ بعد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اور جائزہ لیا مشرکین ومنافقین اوس و

وَالْخَزْرَجِ فَيَرَوْنَ هٰذِهِ الْجَمَاعَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ يُقَدِّمُونَ سَالِمًا لِيَؤُمَّهُمْ فِي الصَّلَاةِ.

خزرج میں سے پس انہوں نے دیکھا کہ یہ مہاجرین وانصار کی جماعت سالم کو آگے کرتے ہیں تا کہ وہ ان کی امامت کریں نماز میں

فَيُكْبِرُونَ مِنْ أَمْرِ سَالِمٍ هٰذَا بَادِيَ الرَّأْيِ، ثُمَّ لَا يَلْبَثُونَ أَنْ يَذْكُرُوهُ وَيَعْرِفُوهُ. يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ:

تو انہوں نے سالم کے معاملے کو بظاہر بڑا سمجھا، پھر وہ نہیں ٹھہرے کہ اس کو یاد کرتے اور پہچانتے ہیں، بعض بعض سے کہتے ہیں

أَلَا تَرَوْنَ إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُصَلِّي بِهٰذِهِ النَّاجِيَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مَنْ هَاجَرَ مِنْهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ

کیا تم اس آدمی کی طرف نہیں دیکھتے جو اصحاب محمد ﷺ کی نو وارد جماعت کو نماز پڑھاتا ہے، ان میں سے بعض مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئے،

وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِهَا. إِنَّهُ سَالِمٌ أَلَا تَذْكُرُونَ سَالِمًا؛ فَيَجْهَدُ الْقَوْمُ أَنْفُسَهُمْ لِيَذْكُرُوهُ وَلٰكِنْ

اور بعض اسی کے باشندے ہیں، یہ یقیناً سالم ہے، کیا تمہیں سالم یاد نہیں ہے؟ لوگ اس کو دل میں لانے کی کوشش کرتی، لیکن

بَعْضُهُمْ يُعِيدُ عَلَيْهِمْ قِصَّةَ ذٰلِكَ الْيَهُودِيِّ الَّذِي كَانَ يَعْرِضُ عَلَى الْعَرَبِ وَالْيَهُودِ صَبِيًّا حَدَثًا

کچھ لوگ اس یہودی کا واقعہ یاد دلاتے جو اہل عرب اور یہودیوں کے سامنے ایک نوعمر لڑکا پیش کرتا تھا

لَا يُحْسِنُ الْعَرَبِيَّةَ وَلَا يَفْهَمُهَا. وَمَا هِيَ إِلَّا أَنْ يَسْمَعُوا بَدْءَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ حَتّٰى يَسْتَحْضِرُوا سَائِرَهَا.

جو نہ تو اچھی عربی بول سکتا تھا اور نہ اسے سمجھ سکتا تھا، یہ سب کچھ اس لیے کرتے تاکہ قصے کی ابتداء سن کر وہ سارے قصہ کا استحضار کریں

وحتّى يروْا ذٰلك الصّبيّ الّذي مسّه الضّرّ وظهر عليه البؤس وزهد فيه العرب واليهود جميعًا،

اور اس بچے کو دیکھیں جسے تکلیف پہنچی جس پر تنگدستی غالب آئی اور جسے اہل عرب اور یہودیوں نے اسے حقیر سمجھا

واشترته ثبيتة بنت يعار، لا رغبة فيه بل عطفًا عليه. ثمّ يقول بعضهم لبعض: لو عاش

اور اسے ثبیتہ بنت یعار نے خریدا، اسے بھی خریدنے کی رغبت نہ تھی صرف شفقت کرتے ہوئے خرید لیا۔ پھر کوئی کہتا: اگر زندہ ہوتا

سلّام بن جبير لرأى من صبيّه ذاك عجبًا. ثمّ يقول بعضهم لبعض: ألا ترون إلى هٰذه

سلام بن جبیر، تو اس بچے کو انوکھا دیکھتا۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہتے: کیا تم نہیں دیکھتے اس

الثّاجنة من أصحاب محمّدٍ يؤمّهم قارئٌ قد كان بالأمس عبدًا؛ ثمّ يردّ بعضهم على

اصحاب محمد کی جماعت کو، جن کی امامت ایسا قاری انسل (لوکا) کر رہا ہے جو کل تک غلام تھا؟ پھر لوٹاتے بعض بعض پر

بعض رجع هٰذا الحديث فيقول: إنّ لهٰؤلاء النّاس لشأنًا. إنّهم يسوّدون العبيد، ويلغون ما بين

اس بات کو جواب دیتے ہوئے اور کہتے: ان لوگوں کی عجیب شان ہے، یہ تو غلام کو اپنا سردار بنا لیتے ہیں، اور ختم کر دیتے ہیں

الأحرار والرّقيق من الفروق، وإنّا لنرحم قريشًا ممّا ألمّ بها، و إنّا لنعذر قريشًا ممّا

آزاد و غلام کے درمیان فرق کو، اور ہمیں قریش پر رحم آنا چاہیے جو انہوں نے اس جماعت کے ساتھ ارادہ کیا، اور ہمیں قریش کو معذور کو سمجھتے ہیں

فعلت بمحمّدٍ وأصحابه. و لو استطعنا لفتنّاهم كما فتنتهم قريش،

اس سے جو انہوں نے محمد اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ برتاؤ کیا، اگر ہمارے پاس طاقت ہوتی تو ہم بھی ان کو تکلیف دیتے جیسے قریش نے تکلیف دی،

ولنفيناهم عن أرضنا كما نفتهم قريش. ولكن هل إلى هٰذا من سبيلٍ. فيقول قائلهم:

اور قریش کی طرح ہم بھی انہیں اپنے شہر سے نکال دیتے، لیکن اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ انہی ہی میں سے کہنے والا کہتا ہے

هيهات! لقد آمن لهم أولوا البأس والقوّة من قومنا. ولكنّ فريقًا من هٰؤلاء المتحدّثين

بہت بعید ہے! ہماری قوم کے طاقت وقوت والے لوگوں نے ان کو پناہ دی ہے، لیکن ان باتیں کرنے والوں میں سے ایک جماعت ایسی بھی تھی

يسمعون ثمّ ينكرون ثمّ يؤثرون الصّمت، ثمّ يخلو بعضهم إلى بعضٍ فيستأنفون بينهم حديثًا جديدًا

جو بات سنتی، پھر اجنبی سمجھتی، اور پھر خاموشی کو ترجیح دیتے، پھر علیحدگی میں ایک دوسرے سے ملتے تو پھر نئی باتیں شروع کر دیتے،

يعجبون فيه من أمر هٰذا الّذي كان عبدًا بالأمس، ثمّ هو يؤمّ الأحرار في صلاتهم اليوم، ثمّ

اور اس لڑکے کے معاملے پر تعجب کرتے جو کل تک غلام تھا اور آج آزاد لوگوں کی نماز میں امامت کر رہا ہے۔ پھر

يتتبّعون المهاجرين فيرون فيه نفرًا غير قليلٍ من الرّقيق الّذين اعتقوا، أعتقهم إسلامهم.

وہ مہاجرین کی تلاش کرتے تو ان میں غیر معمولی تعداد ان لوگوں کی پاتے جو غلامی سے آزاد ہوئے تھے، اسلام نے انہیں آزاد کر دیا

ثمّ يتتبّعون سيرة الأحرار الأشراف من المسلمين مع هٰؤلاء الّذين ردّت عليهم الحرّيّة بعد أن نشأوا

پھر وہ مسلمانوں میں سے آزاد اور معزز لوگوں کے حالات دیکھتے کہ ان کا معاملہ ان لوگوں کے ساتھ کیسا ہے؟ جن کا آزاد کیا گیا بعد اس کے کہ انہوں نے پرورش پائی

في الرّقّ، فيرونها تقوم على الإخاء والعدل والنّصفة والمساواة. ثمّ يتحدّثون في ذٰلك إلى

غلامی میں، چنانچہ وہ دیکھتے کہ ان کا رویہ بھائی چارگی، عدل وانصاف اور برابری پر قائم ہے۔ پھر وہ بات چیت کرتے اس بارے میں

المسلمين من قومهم، فيقول لهم هٰؤلاء: إنّ الإسلام لا يفرّق بين الحرّ والرّقيق، ولا بين النّاس

اپنی قوم کے مسلمانوں سے، تو وہ انہیں جواب دیتے کہ اسلام آزاد اور غلام میں کوئی فرق نہیں کرتا، اور نہ ہی لوگوں کے درمیان

إلّا بالتّقوى وبما يقدّمونه بين أيديهم من البرّ والخير وعمل الصّالحات. هنالك تطمح قلوبهم

مگر تقویٰ کی وجہ سے، اور ان اعمال کی وجہ سے جو وہ آگے بھیج رہے ہیں نیکی، بھلائی، اور اعمال صالحہ میں سے، اب ان کے دل مائل ہوتے ہیں

إلى هٰذه المساواة الّتي لم يسمعوا بها من قبل، و إلى هٰذا العدل الّذي لم يألفوه

اس مساوات کی طرف جو انہوں نے اس سے پہلے نہیں سنی تھی اور اس عدل وانصاف کی طرف جس سے وہ نامانوس تھے،

وإذا هم يميلون إلى الإسلام، ثمّ يسرعون إليه ثمّ يحرصون على أن يؤمّهم سالم بن

پھر وہ اچانک اسلام کی طرف مائل ہونے لگے، پھر اس کی طرف جلدی کرنے لگے، پھر حرص کرنے لگے اس بات پر کہ ان کی امامت کرائے سالم بن

أبي حذيفة. ذٰلك الّذي كان عبدًا بالأمس فأصبح يؤمّ الأشراف من قريشٍ ومن الأوس

ابی حذیفہ (رضی اللہ عنہ)۔ وہ جو کل تک غلام تھے، پس وہ امامت کرواتے ہیں معزز لوگوں کی قریش، اوس اور

والخزرج حين يقومون بصلاتهم بين يدي الله.

خزرج میں سے، جب وہ اللہ کے سامنے نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔

❀❀ صلی اللہ علیہ وسلم ❀❀